سوال

(445) غیر محرم کے ساتھ عورت کا سفرِ حج و عمرہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ افراد عمرے کے لیے جارہے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں اور خواتین بھی۔ خواتین محرم بھی ہیں۔ اور غیر محرم بھی ہیں۔ آپ کتاب و سنت کی روشنی مین آگاہ فرمائیں کہ کیا یہ سفر جائز ہے؟

(طاہر مبین، اچھرہ لاہور) (۲۲ دسمبر ۲۰۰۰ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عطائی، سعید بن جبیر، اوزاعی، امام شافعی رحمہ اللہ اور دیگر بہت سے ائمہ کا کہنا ہے کہ عورتوں کی جماعت ہو تو جائز ہے کیونکہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر معاون بن جاتی ہیں اور دل مطمئن ہو جاتا ہے جب کہ امام مالک رحمہ اللہ نے باب ہی یہ باندھا ہے کہ 'حَجُّ الْمَرْأَةِ بِغَیْرِ ذِی مَحْرَمٍ' 'یعنی امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند نہیں اور اس نے حج نہیں کیا، اگر ان کا کوئی مرد نہ ہو یا ہو مگر ساتھ نہ جا سکے تو وہ عورت فریضۂ حج ترک نہ کرے بلکہ دوسری عورتوں کے ساتھ جائے۔'' (الموطأ مالک، حَجُّ الْمَرْأَةِ بِغَیْرِ ذِی مَحْرَمٍ، رقم:۱۶۰۹)

عدی بن حاتم کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب عورت حج بیت اللہ کے لیے نکلے گی اس کے ساتھ کوئی نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گی۔ ''یعنی ایسا امن ہو گا کہ عورت اکیلی بے خوف و خطر سفر کرے گی۔

اسی طرح کتب احادیث و فقہ میں ہے کہ اگر کوئی عورت کفار کے قبضے میں آجائے پھر وہ رہائی حاصل کرے تو وہ بالاتفاق اکیلی سفر کر سکتی ہے۔ آپ ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کو بوقتِ ہجرت بعض صحابہ کرام ہی لائے تھے۔

صحیح بخاری 'بَابُ حَجِّ النِّسَآئِ' میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اجازت سے عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف کے ہمراہ ''حرم مبارک'' (یعنی ازواج مطہرات) حج کو گئے۔ (صحیح البخاری، بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ، رقم:۱۸۶۰)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:347

محدث فتویٰ